تحقیق

علامہ اقبال اور ڈاکٹر سکاریا

ڈاکٹر وحید قریشی

اقبال شیدائی کے نام اقبال کا یہ خط ان کے کاغذات کے ذخیرے میں نیشنل آرکائیوز میں محفوظ ہے۔ یہ کاغذات جو دو ٹرنکوں میں بند ہیں ابھی تک کیٹلاگ نہیں ہوئے۔ شیدائی صاحب کے انتقال کے بعد یہ ذخیرہ ڈاکٹر محمد جمال بھٹہ صاحب کی تحویل میں آیا انہوں نے یہ کاغذات نیشنل آرکائیوز کو بلا معاوضہ عطا کر دیئے تھے۔ ڈاکٹر نعیم قریشی پروفیسر، شعبہ تاریخ، قائد اعظم یونیورسٹی کی رہنمائی میں یہ ذخیرہ دستاویزات محفوظ ہوا تھا۔ ڈاکٹر نعیم قریشی شیدائی کی سوانح عمری لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے اقبال اکادمی کو علامہ کا یہ غیر مطبوعہ خط عطا کیا ہے جس کا متن درج ہے اور اس صفحے پر عکس بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

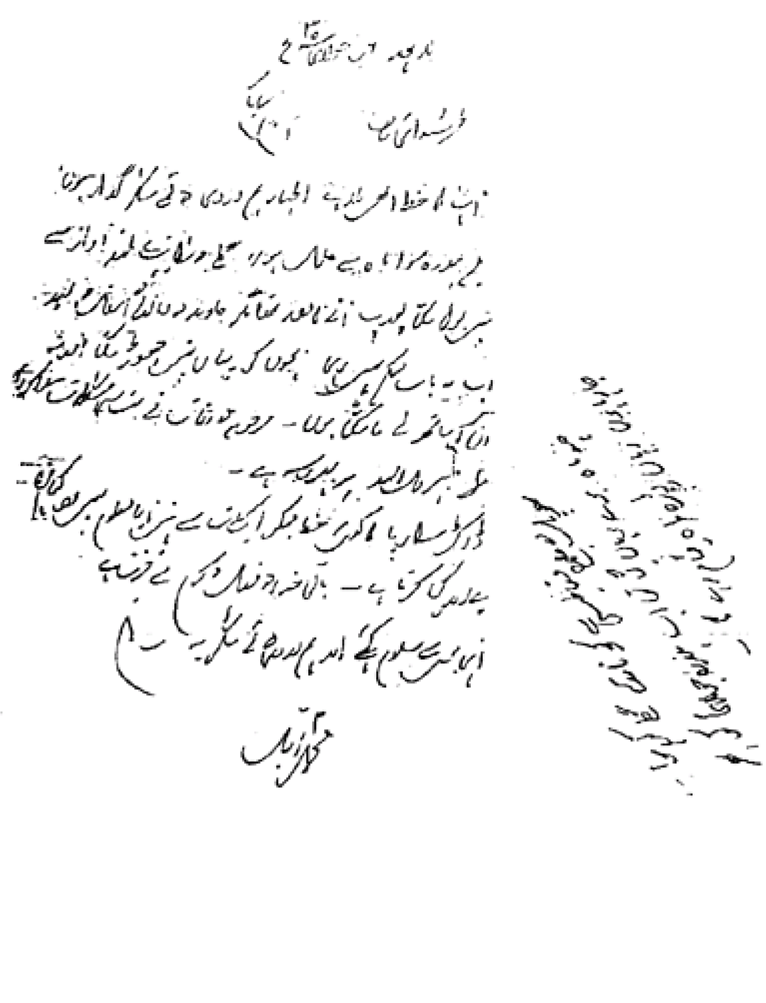

لاہور ۶ جولائی ۱۹۳۵ء

ڈئر شیدائی صاحب

السلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا ہے ۔ اظہار ہمدردی کے لیے شکر گذار ہوں ۔ میں پندرہ سولہ ماہ سے علیل ہوں ۔ گلے کی شکایت ہے ۔ بلند آواز سے نہیں بول سکتا ۔ یورپ آنے کا قصد تھا مگر جاوید کی والدہ کے انتقال کے بعد اب یہ بات ممکن نہیں رہی ۔ بچوں کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا اور نہ ان کو ساتھ لے جا سکتا ہوں ۔ مرحومہ کی وفات نے بہت سی مشکلات پیدا کر دی ہیں ۔ بہرحال اللہ پر بھروسہ ہے ۔

ڈاکٹر سکارپا کا کوئی خط مجھ کو ایک مدت سے نہیں آیا معلوم نہیں وہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے ۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے ۔

اپنی بچی سے سلام کہیے اور ہمدردی کے لیے شکریہ

والسلام

محمد اقبال

بھوپال کے علاج مقناطیسی سے کچھ فائدہ گلے کو ہوا ہے ۔ چند ماہ ہوئے وہاں گیا تھا اب پندرہ جولائی کو پھر جا رہا ہوں ۔ وہاں ڈیڑھ ماہ قیام رہے گا ۔

ڈاکٹر سکارپا

اس خط میں ڈاکٹر سکارپا کا ذکر ہے ' ڈاکٹر عبداللہ چغتائی نے اپنی کتاب " اقبال کی صحبت میں" ان کا ذکر دو مقامات پر کیا ہے ۔ ۱۹۲۶ء میں جب سر اکبر حیدری پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطاب کرنے کے لیے لاہور تشریف لائے تو جلسے کے بعد علامہ اقبال ان سے ملنے کے لیے گئے وہاں سے فارغ ہو کر اپنی موٹر میں فین روڈ پر تشریف لے گئے ۔ بخشی ٹیک چند کی کوٹھی کے نزدیک ذرا اندر کی طرف ایک مکان کے سامنے اترے جو ایک پارسی میاں بیوی مسٹر و مسز وسوگر کی رہائش گاہ تھی ۔ وہاں ان دونوں اٹلی کے سکالر ڈاکٹر سکارپا آئے ہوئے تھے ۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ ملاقات اور اس میں ہونے والی گفتگو پہلے سے طے شدہ تھی ۔ ڈاکٹر سکارپا افغانستان میں اطالوی سفیر کا مددگار تھا اور فلسفہ اقبال پر گہری نظر رکھتا تھا ۔ اسے اقبال کی مثنوی اسرار خودی کے سلسلے میں چند شبہات تھے جو اسی ملاقات میں علامہ نے رفع کر دیے (ص ۲۱۵ ۔ ۲۱۶) ۔ اسی زمانے میں ڈاکٹر سکارپا افغانستان سے تبدیل ہو کر بمبئی میں اطالوی قونصل خانے میں آ گئے ۔ بی ۔ اے ڈار کے قول کے مطابق جب علامہ اقبال راونڈ ٹیبل کانفرنس کے سلسلے میں انگلستان گئے تو وہاں انھیں اٹلی آنے کے لیے مسولینی کا دعوت نامہ ملا ۔ اس دعوت کا اہتمام ڈاکٹر سکارپا نے کیا تھا جو ان دنوں بمبئی کے اطالوی سفارت خانے میں قونصل تھے اور اقبال کے مداح تھے ۔ (Letters and writings of Iqbal p.80)

حمزہ فاروقی صاحب نے " سفر نامہ اقبال " میں سفر اطالیہ کی روداد بیان کی ہے اور دو مقامات پر سکارپا کا تفصیلی ذکر کیا ہے ۔ صفحہ ۲۵ کے حاشیے میں ڈاکٹر سکارپا کو اطالوی سفارت خانے کا قونصل قرار دیا ہے لیکن اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۵ کے حاشیے میں انھیں بمبئی کا قونصل جنرل قرار دیا ہے ۔ اسی حوالے سے " زندہ رود " میں ڈاکٹر جاوید اقبال نے بھی انھیں قونصل جنرل تسلیم کیا ہے ۔ (زندہ رود صفحہ ۴۳۶)

ڈاکٹر سکارپا علامہ اقبال کے شیدائیوں میں سے تھے ' بقول ڈاکٹر عبداللہ چغتائی آپ نے اٹلی کے ایک مجلے میں اقبال کے متعلق ایک نہایت محققانہ مضمون لکھا ہے (صفحہ ۱۸۵)

علامہ اقبال راونڈ ٹیبل کانفرنس میں تشریف کے لئے گئے تو واپسی میں ۲۱ ۔ نومبر ۱۹۳۱ء کی صبح کو لندن کے مشہور ریلوے اسٹیشن وکٹوریہ پہنچے اور عازم پیرس ہوئے جہاں اقبال شیدائی بھی ان سے ملنے کے لیے آئے ۔ علامہ پانچ بجے شام پیرس سے اٹلی کے لیے روانہ ہوئے ۔ ۲۲ ۔ نومبر کو رات کے پونے آٹھ بجے روم پہنچ گئے جہاں "علامہ اقبال کے دوست ڈاکٹر سکارپا ان کے استقبال کے لیے روم کے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے "(سفر نامہ اقبال ص ۱۴۴ ۔ ۱۴۵)

علامہ اقبال اور مولانا غلام رسول مہر کو روم کے ایک اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں ٹھہرایا گیا ۔ رات کا کھانا ڈاکٹر سکارپا کے ساتھ کھایا گیا ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۳۱ء کی صبح کو علامہ ڈاکٹر سکارپا کے ساتھ ارباب علم سے ملنے گئے ۔ ۲۴ ۔ نومبر کی صبح ڈاکٹر سکارپا نے آثار قدیمہ کے ایک پروفیسر کو علامہ کے ہمراہ کیا اور انھوں نے روم کے آثار قدیمہ دیکھے ۔

ڈاکٹر سکارپا کے بارے میں محمد حمزہ فاروقی صفحہ ۱۵۵ کے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ اقبال کا دورہ اطالیہ بہت حد تک ڈاکٹر سکارپا کے ایماء پر ہوا تھا ۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کے بیان کے مطابق پروفیسر جنتھلی جب علامہ سے ملنے آئے تو اس موقع پر مترجم کے فرائض ڈاکٹر سکارپا نے انجام دیے تھے ۔ ڈاکٹر سکارپا نے اطالوی اخباروں اور رسالوں میں اقبال پر مضمون چھاپ رکھا تھا جس میں نظم سسلی کا ترجمہ بھی اطالوی زبان میں درج تھا ۔ پروفیسر جنتھلی نے ڈاکٹر سکارپا کے ترجمے کی ایک نقل حاصل کی (زندہ رود صفحہ ۴۸۷) مسولینی سے ملاقات کے موقع پر بھی بقول مہر ڈاکٹر سکارپا نے مترجم کے فرائض انجام دیے تھے ۔

(سفر نامہ اقبال ص ۱۵۸)